السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ کےلیے محبت سے کیا مراد ہے؟ اس کی کیا فضیلت ہے؟ کیا یہ بات درست ہے کہ آدمی جس سے محبت کرتا ہو اسے بتا بھی دے؟ بتانے میں کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوسروں کے بارے میں خیر خواہی کے پکیزہ جذبات کا نام محبت ہے۔ جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ محبت کی جائے، ان سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کےلیے محبت کی جانی چاہئے۔ البتہ جن لوگوں سے نفرت کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں ان سے نفرت کرنا ضروری ہے۔ یہ الحب للہ والبغض فی اللہ کا اصول احادیث میں بیان ہوا ہے۔ مسلمان بھائی سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کےلیے محبت کرنا حلاوت ایمان کا سبب ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاثٌ من کن فیہ وجد بھن حلاوة الإیمان، من کان اللہ ورسولہ أحبَّ إلیہ مما سواھما، وأن یحب المرء لایحبہ إلا للہ، وأن یکرہ أن یعود فی الکفر بعد أن أنقذہ اللہ منہ، کما یکرہ أن یقذف فی النار) (بخاري، الایمان، حلاوة الایمان، ح: 16، مسلم، الایمان، بیان خصال من اتصف بھن وجد حلاوة الایمان، ح: 43)

''تین خصلتیں ایسی ہیں، جن میں وہ ہوں گی وہ ایمان کی لذت اور مٹھاس محسوس کرے گا: (1) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول اسے ان کے ماسوا ہر چیز (پوری کائنات) سے زیادہ محبوب ہو۔ (2) اور یہ کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ کےلیے محبت رکھے۔ (3) اور یہ کہ وہ دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اسی طرح برا سمجھے، جیسے آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے۔''

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی کسی دوسری بستی کی طرف اپنے کسی بھائی کی زیارت کےلیے نکلا تو اللہ نے اس کے راستے میں اس کی حفاظت کےلیے ایک فرشتہ بٹھا دیا، جو اُس کا انتظار کرتا رہا، جب وہ شخص اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو اور اس کا بدلا اتارنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ صرف اس لیے جا رہا ہوں کہ

(أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ) (مسلم، البر والصلة، فضل الحب فی اللہ، ح: 2567)

''میں اس سے اللہ کےلیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں تیری طرف اللہ کا فرستادہ ہوں۔ اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہوں جیسے تو اس سے صرف اللہ کےلیے محبت کرتا ہے۔''

اللہ کےلیے اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت کرنے والے قیامت کی مشکلات سے بھی محفوظ رہیں گے، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں گے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سبعة یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل إلا ظلہ، إمام عادل وشاب نشأ فی عبادة اللہ، ورجل قلبہ معلق بالمساجد، ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ، ورجل دعتہ امرأة ذات منصب وجمال فقال إنی أخاف اللہ. ورجل تصدق بصدقة فأخفاھا) حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ، ورجل ذکر اللہ خالیاً ففاضت عیناہ) (بخاري، الاذان، من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة، ح: 660، مسلم، الزکوة، فضل اخفاء الصدقة، ح: 1031)

سات (قسم کے) آدمی ایسے ہیں کہ اللہ انہیں اس (قیامت کے) دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا''

1۔ انصاف کرنے والا حکمران۔

2۔ وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھے۔

3۔ وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہو (مسجد کی خاص محبت اس کے دل میں ہو۔)

4۔ وہ دو آدمی جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کےلیے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ باہم جمع ہوتے اور اسی پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

5۔ وہ آدمی جسے کوئی حسین و جمیل عورت گناہ کی دعوت دے، لیکن وہ اس کے جواب میں کہے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔

6۔ وہ آدمی جس نے کوئی صدقہ کیا اور اسے چھپایا حتی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہیں کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

7۔ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور (اس کے خوف سے) اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔''

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ اللّٰہَ یَقُولُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: أَیْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي؟ اَلْیَوْمَ أُظِلُّھُمْ فِي ظِلِّي یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي) (مسلم، البر والصلۃ، فضل الحب فی اللہ، ح: 2566)

''اللہ قیامت والے دن فرمائے گا: میری عظمت وجلالت کے لیے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا، جس دن میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔''

حدیث میں الحب فی اللہ کو جنت میں جانے کا ذریعہ بھی بتایا گیا ہے:

(وَالَّذِي نَفْسِي بِیَدِہِ, لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتَّی تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّی تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّکُمْ عَلَی شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوہُ تَحَابَبْتُم؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ) (مسلم، الایمان، بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المومنون، ح: 54)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤ گے۔ جب تک ایمان نہیں لاؤ گے، اور تم مومن نہیں ہوسکتے جب تک تم ایک دوسرے سے (صرف اللہ کے لیے) محبت نہیں کرو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتلاؤں کہ جب تم اسے اختیار کرو گے تو باہم محبت کرنے لگ جاؤ گے؟ (وہ یہ کہ) تم آپس میں سلام عام کرو۔''

مسلمان اگر اپنے مسلمان بھائی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہو تو وہ اپنے بھائی کو بتلا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ تاکہ دوسرا شخص بھی آگاہ ہو جائے اور وہ بھی محبت و تعاون کا ہاتھ بڑھائے، اس طرح محبت دو طرفہ ہو جائے گی۔ ابو کریمہ مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ أَنَّہُ یُحِبُّہُ) (ابوداود، الادب، اخبار الرجل الرجل بمحبتہ ایاہ، ح: 5124)

''جب آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیئے کہ اسے بتلا دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔''

دوسری حدیث میں ہے، انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اور آدمی وہاں سے گزرا، آپ کے پاس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں یقیناً اس گزرنے والے شخص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تو نے اسے بتایا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اسے بتا دو، چنانچہ وہ شخص (تیزی سے) اس کے پاس گیا اور اس سے کہا:

(إِنِّي أُحِبُّکَ فِي اللہِ! فقال: أَحَبَّکَ اللہُ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَہُ" (ابوداود، الادب، اخبار الرجل الرجل بمحبہ ایاہ، ح: 5125"

''میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ اس نے جواب میں کہا: اللہ تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی۔''

ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں دمشق کی مسجد میں گیا (تو دیکھا) کہ ایک جوان آدمی، جس کے اگلے دانت خوب چمکیلے ہیں، کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب وہ آپس میں کسی چیز کی بابت اختلاف کرتے ہیں تو اس کے (حل کے) لیے اس سے سوال کرتے ہیں اور اپنی رائے سے رجوع کر کے اس کی رائے کو قبول کرتے ہیں، چنانچہ میں نے اس جوان کی بابت پوچھا (کہ یہ کون ہے؟) تو مجھے بتلایا گیا کہ یہ (صحابی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب اگلا دن ہوا تو میں صبح سویرے ہی مسجد میں آگیا، لیکن میں نے دیکھا کہ جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اور میں نے انہیں (وہاں) نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ پس میں ان کا انتظار کرتا رہا، یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہوگئے۔ میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا، انہیں سلام عرض کیا اور پھر کہا:

(إِنِّي لَأُحِبُّکَ للہ فقال أَللہ فقلت أَللہ فقال أَللہ فقلت أَللہ قال فأخذ بحبوۃ ردائی فجبذنی إلیہ وقال أَبشر فإني سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تبارک وتعالی وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی) (موطا امام مالک، الشعر، ما جاء فی المتحابین فی اللہ، ح: 1779

''اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، انہوں نے کہا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! انہوں نے کہا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: واقعی اللہ کی قسم! پس انہوں نے مجھے میری چادر کی گوٹ (کنارے) سے پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: خوش ہو جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت واجب ہوگئی ہے ان کے لیے جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے کی ہم نشینی کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

قولی احادیث کے علاوہ فعلی حدیث یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی ایسا کرنا ثابت ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ معاذ! تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑنا:

(اَللّٰھُمَّ أَعِنَّا عَلَی ذِکْرِکَ، وَشُکْرِکَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ) (ابوداود، الوتر، فی الاستغفار، ح: 1522، نسائی، ح: 1304)

''اللہ! میری مدد کر اس پر کہ میں تیرا ذکر، شکر اور تیری اچھی عبدت کروں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ :236

محدث فتویٰ